منودھرم شاستر اور ہندو نظامِ میراث

Hindū Law of Inheritance in Light of Manū Dharam Shāstrā

ڈاکٹر رشاد احمد *

ڈاکٹر مرسل فرمان **

ABSTRACT:

It is said that "Mony makes the mare go" and it is so because All'ah Subhān-aū-Taa'la Has willed it so. Wealth is thus, a great blessing and a means of great trial for man at the same time. It is utility and worth-no matter how a man may amass wealth- is restricted to this world alone. A man enters into the world hereafter-empty handedly. All his treasured troves of gold and silver are bequeathed to his loved ones after his demise.

Had there been no proper mechanism or a modus-oerandi for the division of this left-over money/inheritance then violence and bloody feuds would have sparked amongst the heirs. Hence we find that almost all religions offer guidelines for the division of (bequeathed mony or) wealth and valuables left after the death of a person. So is the case of Hindū relegion. The purpose of this article is to focus, assess and analyze the Hindū system of inheritance-as to how to disperse the left-over wealth amongest the closest relatives of the deceeased..

تمہید:

اللہ تعالی نے مال کو انسان کی دنیوی زندگی کے گزر بسر کا ذریعہ بنایا ہے۔ بظاہر تو یہ ایک نعمت ہے لیکن در حقیقت یہ ایک بہت بڑا امتحان بھی ہے کیونکہ مال چاہے یہ کتنا مفید ہی کیوں محسوس ہو آخر کار انسان اپنا سب کچھ دوسروں کے پاس چھوڑ کر ہمیشہ کے لئے اس دنیا سے چلا جاتا ہے۔

اگر مال کا مالک اسے چھوڑ کر اس جہاں سے چلا جائے اور اس کے مال کی تقسیم کا کوئی باضابطہ

---

* اسسٹنٹ پروفیسر شیخ زاید اسلامک سنٹر، یونیورسٹی آف پشاور۔

** اسسٹنٹ پروفیسر، ڈیپارٹمنٹ آف اسلامک اینڈ ریلیجیس سٹڈیز، ہزارہ یونیورسٹی، مانسہرہ۔

ہندومت، والدین کی وفات کے بعد اولاد کو یہ اختیار دیتا ہے کہ وہ یا تو مذہبی تعلیمات اور قواعد و ضوابط کے مطابق جائیداد کو باہم تقسیم کرلیں اور یا باہمی رضامندی سے بڑے بھائی کے ماتحت ویسے ہی زندگی گزاریں جیسا کہ وہ اپنے باپ کے ماتحت گزارتے رہے ہیں۔ اس صورت میں ساری جائیداد بڑے بھائی کو ملے گی اور وہ اپنے چھوٹے بھائیوں پر ویسے ہی خرچ کرے گا جیسا کہ ان کا باپ خرچ کرتا رہا تھا۔[۲]

تقسیم جائیداد کے طریقے:

ہندوؤں کے نزدیک جائیداد کی تقسیم دو طریق سے ہوتی ہے:

ا۔ پہلا طریقہ:

جب پہلا بھائی خصوصی صلاحیتوں کا مالک ہو تو جائیداد کی برابر برابر تقسیم سے پہلے تمام بھائیوں میں درج ذیل شرح سے اضافی حصے تقسیم کیے جائیں گے:

ا۔ سب سے بڑے بھائی کو کل جائیداد کو بیسواں حصہ۔

۲۔ سب سے چھوٹے بھائی کو بڑے بھائی کے اس بیسویں حصہ کا چوتھائی۔

۳۔ جبکہ درمیانے بھائی کو بڑے بھائی کے اس بیسویں حصہ کا نصف۔ سب سے بڑے بھائی اور سب سے چھوٹے بھائی کے درمیان بھائیوں کی تعداد چاہے کتنی ہی کیوں نہ ہو، سب کو بڑے بھائی کے اضافی حصہ کا نصف حصہ ہی ملے گا۔

اضافی حصوں کی تقسیم کے بعد بقیہ مال تمام بھائیوں کے درمیان برابر برابر حصوں میں بانٹا جائے گا۔ البتہ مال کی تقسیم میں جو ترجیح و امتیاز بڑے بھائی کو اضافی حصہ کے دینے میں برتا گیا وہی امتیاز اسے مال کے بہترین حصہ کی صورت میں بھی دیا جائے گا۔ مزید یہ کے اسے بڑا بھائی ہونے ہی کی وجہ سے ایسا ایک اضافی مویشی بھی دیا جائے گا جو خصوصاً بہترین ہو۔

ب۔ دوسرا طریقہ:

اگر بڑے بھائی کو دیگر بھائی پر کوئی خصوصی امتیاز حاصل نہ ہو اور تمام بھائی اپنے پیشوں میں یکساں مہارت رکھیں تو اس صورت میں اضافی حصے نہیں بانٹے جائیں گے۔ صرف بڑے بھائی ہونے کے ناطے تعظیماً اسے معمولی قیمت کی چیز اضافتاً دے دی جائے گی۔ اور تمام جائیداد بھائیوں کے درمیان درج

جب بڑے بھائی کی اولاد نہ ہو تو چھوٹے بھائی بڑے بھائی کے لئے اس کی بیوی سے بچہ پیدا کر سکتا ہے۔ منودھرم شاستر اس سلسلے میں کہتی ہے: "(اپنے خاوند سے) اولاد حاصل نہ کر سکنے والی عورت، اجازت ملنے کے بعد (مقررہ قواعد کے مطابق) اپنے دیور یا جیٹھ یا (خاوند کے خاندان میں سے) کسی مرد کے ساتھ اولاد کے لئے مباشرت کر سکتی ہے۔ اور (ایک ہی) بیٹا پیدا کرے گا، کسی صورت دوسرا نہیں"۔[۱۳]

یوں پیدا ہونے والے بچے کو باپ کا نمائندہ کہتے ہیں۔[۱۴] نمائندہ بیٹے کے پیدا ہونے کی صورت میں مرتب شدہ وراثت کے احکامات درج ذیل ہوں گے:

> اگر چھوٹا بھائی بڑے بھائی کی بیوی سے لڑکا پیدا کرتا ہے تو تقسیم مساوی ہو گی۔ یہی طے شدہ قانون ہے۔[۱۵] سب سے بڑے بھائی کی بیوی سے یوں پیدا کیا جانے والا بیٹا اپنے باپ کا نمائندہ ہے لیکن اسے جائیداد کی تقسیم میں اضافی حصہ نہیں ملے گا۔ چھوٹے بھائی نے بڑے بھائی کی بیوی سے بیٹا پیدا کیا تو موئخر الذکر باپ بن گیا۔ پیدا ہونے والے بیٹے کو مذکورہ بالا قانون کے مطابق جائیداد میں حصہ ملے گا۔[۱۶]

ایک سے زائد بیویوں کی صورت میں جائیداد کی تقسیم:

ہندو مرد چار تک عورتوں کو نکاح میں لا سکتا ہے۔ لہٰذا اس صورت میں تقسیم میراث کا معاملہ تھوڑا پیچیدہ ہو جاتا ہے کیونکہ ممکن ہے کہ دوسری بیوی کا بیٹا پہلی بیوی سے پہلے ہو جائے۔

جیسا کہ بیان کیا گیا کہ ہندو مرد کی پہلی بیوی کا اپنی ذات سے ہونا ضروری ہے۔ دوسری بیوی اپنی ذات یا اپنے سے نچلی ذات سے بھی نکاح میں لائی جا سکتی ہے۔ اور یہ کہ ہندو مرد کے لئے اپنے سے اونچی ذات سے عورت نکاح میں لانا جائز نہیں۔

تین برتر دو جنمی ذات کے مردوں کو پہلی شادی اپنی برابر ذات میں کرنا چاہئے۔ لیکن اگر کوئی شہوت سے مغلوب ہو کر دوسری (شادی) کا اہتمام کر لے تو پھر اسے چاہئے کہ وہ درج ذیل ذاتوں پر عمل کریں۔ ان میں ہدایت دی گئی ہے کہ کونسی ذات کے مرد، اپنی ذات کے علاوہ، کن عورتوں سے شادی کر سکتے ہیں۔

> واضح کیا جاتا ہے کہ ایک شودر کی بیوی محض ایک شودر عورت ہی (ہو

ماؤں کے درجات کے مطابق حصہ ملے گا۔[۲۰]

یہاں پر تھوڑی پیچیدگی ہے کیونکہ ملاحظہ ہو درج ذیل سطور میں مذکورہ قواعد:

مختلف ذاتوں سے تعلق رکھنے والی متعدد بیویاں:

ایک برہمن کی اگر چار بیویاں مختلف ذاتوں (برہمن، کھشتری، ویش اور شودر) سے ہوں۔ تو جائیداد دو طریقوں سے تقسیم کی جاسکتی ہے:

ا۔ پہلا طریقہ:

برہمنی بیوی کے بیٹے کو تتنے کے کھیت، گائیں گابھن کرنے والا سانڈ، گاڑیاں، زیورات اور گھر اضافی حصے کے طور پر دیا جائے گا۔ اس کے بعد جو مال بچے اس کے تین حصے برہمنی بیوی کے بیٹے، دو حصے کھشتری کے، ڈیڑھ حصہ ویش اور ایک حصہ شودر بیوی کے بیٹے کو ملے گا۔[۲۱]

ب۔ دوسرا طریقہ:

یا پھر کل ترکہ کے دس حصہ کرکے، اس میں سے برہمن، کھشتری، ویش اور شودر بیوی کے بیٹے کو بالترتیب چار، تین، دو اور ایک حصہ ملے گا۔[۲۲] شودر بیوی کے بیٹے کو کسی صورت اس سے زیادہ حصہ نہیں ملے گا چاہے باقی تین ذاتوں کی بیویوں کی سرے کوئی سے اولاد ہی نہ ہو۔[۲۳]

شودر چونکہ صرف اپنی قوم میں ہی شادی کرسکتا ہے تو اس کی بیویاں صرف ایک ہی ذات سے تعلق رکھ سکتی ہیں۔ لہٰذا اس کے ۱۰۰ بیٹے بھی ہوں، سب کو یکساں حصے ملے گے۔[۲۴]

وہ شخص جس کا کوئی لڑکا نہ ہو:

ہندومت کے مطابق وہ شخص جس کا کوئی لڑکا نہ ہو تو وہ شخص اپنی کسی بیٹی کو متعین کرے گا کہ اس کا بیٹا اس شخص کے کفن دفن کی رسومات ادا کرے گا اور اس کا وارث ٹھہرے گا۔[۲۵] اپنے نانا کا وارث ہونا اسے اس بات میں مانع نہیں ہوگا کہ وہ اپنے باپ کا وارث بنے۔[۲۶] بیٹی کی اولاد ہونے کی وجہ سے اس لڑکے کی دنیوی امور یا احترام میں کوئی کمی نہیں آئے گی اور اسے ہر وہ چیز ملے گی جو بیٹے کے بیٹے کے لئے ہوتی ہے۔[۲۷] اگر اس شخص کی بیٹی بغیر کسی بیٹے کو جنم دیئے فوت ہو جاتی ہے تو اس کا شوہر اپنے سسر کا وارث ہوگا اور مرنے کے بعد کی رسومات ادا کرے گا۔[۲۸] اگر عورت کے (وصی) مقرر ہونے کے بعد اس کے باپ کا

ہندو اور ورثاء

بیٹے:

کسی شخص کا ترکہ صرف اس کے بیٹوں میں تقسیم ہوتا ہے، اس کے باپ اور بھائیوں کو نہیں ملتا۔ اگر کسی بھی قسم کے بیٹے موجود نہ ہوں تو اس صورت میں انھیں مل سکتا ہے۔ منودھرم شاستر میں ہے: "کسی شخص کا ترکہ نہ تو اس کے بھائیوں کو ملتا ہے اور نہ باپ کو، بلکہ (صرف) بیٹے کو۔ لیکن اگر اولادِ نرینہ نہ ہو تو ترکہ باپ کو ملے گا اور (بھائیوں کو)۔"[۳۷]

ہندومت کے مطابق بیٹے (۱۲) قسموں کے ہوتے ہیں جن میں سے (۶) قسم کے بیٹے بیک وقت وارث اور رشتہ دار دونوں ہوتے ہیں جبکہ باقی (۶) صرف رشتہ دار تو ہوتے ہیں لیکن وارث نہیں۔ جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

وارث رشتہ دار بیٹے:

۱. نطفے سے پیدا ہونے والا (حقیقی) بیٹا۔
۲. وہ بیٹا جو کوئی بیوہ قواعد کے مطابق کسی دوسرے مرد سے پیدا کرتی ہے۔
۳. متبنی بیٹا۔
۴. بنایا گیا بیٹا۔
۵. خفیہ طور پر پیدا کیا گیا بیٹا۔
۶. (گھر سے) نکالا گیا بیٹا۔

بیٹوں کی درج بالا مذکورہ اقسام رشتہ دار بھی ہیں اور ترکہ میں حصہ دار بھی ہیں۔

غیر وارث (صرف) رشتہ دار بیٹے:

ذیل میں بیان کی جانے والے بیٹوں کی اقسام رشتہ دار تو ہیں لیکن ترکہ میں حصہ نہیں پاتے:

۱. کنواری کا بیٹا۔
۲. بیوی کا خلاف قواعد پیدا کیا گیا بیٹا۔

مخنث، دھرم باہر، پیدائشی اندھے یا بہرے، پاگل، شعور سے عاری، گونگے، اور کسی عضو یا حس سے پیدائشی محروم افراد کو نہ ملے گا۔ لیکن (قانون شناس کے لئے) بہتر ہے کہ ان سب کو اپنی اہلیت کے مطابق نان ونفقہ فراہم کرے، نہ فراہم کرنے والا دھرم باہر ہو جاتا ہے۔[۴۵]

لیکن اگر یہ افراد بیوی کی خواہش رکھیں تو ان کی اولاد جائیداد میں حصہ دار ہو گی۔[۴۶]

محنت سے حاصل کیا گیا مال یا جائیداد:

باپ پر اپنے بچوں میں وہی جائیداد تقسیم کرنا واجب ہے جو اسے اپنے آباء واجداد سے ورثہ میں ملی ہے۔ اور وہ مال یا جائیداد جو اس نے خود اپنی محنت سے کمائی ہے اسے بچوں میں تقسیم کرنے پر باپ کو مجبور نہیں کیا جا سکتا۔[۴۷]

وہ تمام مال جو ذاتی محنت، علم یا زور بازو سے بنایا گیا، تحفتاً یا بطور انعام پایا گیا ہو، اور اس کے بنانے میں باپ کے مال کا دخل نہیں، بھائی اسے باہم تقسیم کرنے پر مجبور نہیں کئے جائیں گے۔ نہ ہی ذاتی محنت سے حاصل کی گئی جائیداد یا مال کی وجہ سے کوئی بھائی، باپ کی جائیداد سے محروم کیا جائے گا۔ البتہ بڑا بھائی، باپ کے مرنے کے بعد کچھ جائیداد یا مال اپنی محنت سے کماتا ہے تو اس میں چھوٹے بھائیوں کا کچھ حصہ ہو گا بشرطیکہ وہ کچھ سیکھنے کی صلاحیت کا مظاہرہ کریں۔[۴۸]

خلاصہ کلام:

ہندومت میں تقسیم میراث کا عمل والدین کی وفات کے بعد شروع ہوتا ہے۔ بہن کا حصہ بھائی کے حصہ کے چوتھائی ہوتا ہے۔ اگر تقسیم سے پہلے ہی بہنوں کی شادی ہو جائے تو ان کی شادی کے وقت ان کا حصہ ان پر خرچ کر دیا جاتا ہے اور پھر تقسیم کے وقت انھیں کچھ نہیں ملتا۔ اور اگر تقسیم کے وقت ان کی شادی نہ ہوئی ہو تو ترکہ میں سے ان کا حصہ براہِ راست نہیں نکالا جاتا بلکہ ہر بہن کو ایک بھائی کے ساتھ منسلک کر دیا جاتا ہے جو اسے اپنے حصہ کا چوتھائی دیتا ہے۔

بھائیوں کے حصہ پر ان کی عمر اثر انداز ہوتی ہے۔ اسی طرح اگر کسی مورث کی مختلف ذاتوں سے کئی بیویاں ہوں تو بھائیوں کے حصہ پر ان کی ذات بھی اثر انداز ہوتی ہے۔

[16] منودھرم شاستر، باب ۹، شلوک ۱۲۱، ص ۲۱۸

[17] منودھرم شاستر، باب ۳، شلوک ۱۲-۱۴، ص ۶۶

[18] منودھرم شاستر، باب ۹، شلوک ۱۲۵، ص ۲۱۹

[19] منودھرم شاستر، باب ۹، شلوک ۱۵۶، ص ۲۲۱

[20] منودھرم شاستر، باب ۹، شلوک ۱۲۴-۱۲۵، ص ۲۱۹

[21] منودھرم شاستر، باب ۹، شلوک ۱۲۴، ۱۵۰-۱۵۱، ص ۲۲۱

[22] منودھرم شاستر، باب ۹، شلوک ۱۵۲-۱۵۳، ص ۲۲۱

[23] منودھرم شاستر، باب ۹، شلوک ۱۵۴-۱۵۵، ص ۲۲۱

[24] منودھرم شاستر، باب ۹، شلوک ۱۵۷، ص ۲۲۱

[25] منودھرم شاستر، باب ۹، شلوک ۱۲۷-۱۳۰، ص ۲۱۹

[26] منودھرم شاستر، باب ۹، شلوک ۱۳۱-۱۳۲، ص ۲۱۹

[27] منودھرم شاستر، باب ۹، شلوک ۱۳۳، ص ۲۱۹

[28] منودھرم شاستر، باب ۹، شلوک ۱۳۵، ص ۲۲۰

[29] منودھرم شاستر، باب ۹، شلوک ۱۳۴، ص ۲۱۹

[30] منودھرم شاستر، باب ۹، شلوک ۱۴۱-۱۴۲، ص ۲۲۰

[31] منودھرم شاستر، باب ۹، شلوک ۱۴۵، ص ۲۲۰

[32] منودھرم شاستر، باب ۹، شلوک ۱۴۳-۱۴۴، ۱۴۷، ص ۲۲۰-۲۲۱

[33] منودھرم شاستر، باب ۹، شلوک ۱۶۲، ص ۱۲۲

[34] منودھرم شاستر، باب ۹، شلوک ۱۸۱، ص ۲۲۴

[35] منودھرم شاستر، باب ۹، شلوک ۱۶۲، ص ۱۲۲

[36] منودھرم شاستر، باب ۹، شلوک ۱۶۵، ص ۲۲۲ نیز دیکھیں: حاشیہ باب ۹، شلوک ۵۶۱، ص ۰۶۳، کتاب:

Laws of Manu

[37] منودھرم شاستر، باب ۹، شلوک ۱۸۵، ص ۲۲۴

[38] منودھرم شاستر، باب ۹، شلوک ۱۵۷-۱۶۰ ص ۲۲۲